السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے ؟

(مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَحْنَثْ فَلاَ حِنْثَ عَلَيْهِ) (نصب الرایۃ للزیلعی 3 234)

''جس شخص نے قسم اٹھاتے وقت ''ان شاء اللہ' کہہ لیا، اگر اس سے قسم کا ایفاء نہ ہوا تو اس قسم کا کفارہ نہیں ؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص قسم اٹھاتے وقت (ان شاء اللہ) کہہ لے پھر وہ قسم کو پورا نہ کرسکے تو اس پر قسم توڑنے کا کفارہ نہ ہوگا، مثلاً وہ یوں کہے : ''اللہ کی قسم! میں ان شاء اللہ ایسا ضرور کروں گا'' پھر وہ کام نہ کرے یا یوں کہے : اللہ کی قسم! میں ان شاء اللہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسے کر گزرے تو اس طرح اس پر کفارہ قسم واجب نہیں ہوگا، لہذا قسم اٹھانے والے کو قسم اٹھاتے وقت ''ان شاء اللہ' کہہ لینا چاہیے تاکہ اگر کسی وجہ سے قسم پوری نہ کرسکے تو کفارہ ادا نہ کرنا پڑے۔ اس کے علاوہ قسم اٹھانے کے ساتھ ان شاء اللہ کہنے کا ایک اور فائدہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس طرح قسم پوری کرنے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

(وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا) (الطلاق 65 3)

اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ اللہ اپنا کام بہرحال پورا کر کے رہتا ہے اللہ نے ہر شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔'' ۔۔۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین ۔۔۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

قسم کا کفارہ، صفحہ: 251

محدث فتویٰ